السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ساؤتھ آل لندن سے عبدالحق صاحب دریافت کرتے ہیں کیا یہ درست ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی عورت کو نبی ورسول بنا کر نہیں بھیجا۔ اگر یہ درست ہے تو اس کی وجہ کیا ہے اور مرد اور عورت کے درمیان پھر مساوات کا دعویٰ کیسا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ رب العزت نے قرآن حکیم میں یہ بالکل واضح فرما دیا ہے کہ انسانوں کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے آسمانی تعلیمات لے کر جس قدر بھی انبیاء اور رسل مبعوث کئے گئے وہ سب کے سب مرد تھے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

وَمَآ أَرْ‌سَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِ‌جَالًا نُّوحِىٓ إِلَيْهِم ... ١٠٩ ... سورة یوسف

''یعنی ہم نے تجھ سے پہلے جنہیں وحی کی اور انہیں رسول بنا کر بھیجا وہ مرد ہی تھے۔''

دوسری جگہ فرمایا

وَلَقَدْ أَرْ‌سَلْنَا مِن قَبْلِكَ رُ‌سُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَآءُوهُم بِٱلْبَيِّنَـٰتِ ٤٧ ... سورة الروم

''ہم نے رسولوں کو (مرد) تجھ سے پہلے ان کی قوموں کی طرف بھیجا اور وہ واضح دلیلیں لے کر ان کے پاس آئے۔''

اس کی وجہ کیا ہے یا اس میں کون سے حکمت ربانی پوشیدہ ہے کہ اس نے کسی عورت کو نبی بنا کر نہیں بھیجا تو اس سلسلے میں سب سے پہلی بات یہ سمجھ لینی چاہئے کہ کسی کو نبی اور رسول بنانا یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے کسی انسان کے لئے اپنی قابلیت یا صلاحیت کی بنا پر نبی بننا ممکن نہیں اور نہ ہی کسی طور کوئی نبی بن کر آیا ہے۔ خود رب العزت نے اس کو یوں بیان فرمایا کہ:

ٱللَّهُ يَصْطَفِى مِنَ ٱلْمَلَـٰٓئِكَةِ رُ‌سُلًا وَمِنَ ٱلنَّاسِ ... ٧٥ ... سورة الحج

''اللہ تعالیٰ خود چن لیتے ہیں رسول فرشتوں میں سے اور انسانوں میں سے۔''

اور ظاہر ہے اس کے اختیارات اور انتخاب کو نہ کوئی چیلنج کرسکتا ہے اور نہ ہی کسی کے لئے کوئی اعتراض کی گنجائش ہے۔

لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُونَ ٢٣ ... سورة الانبیاء

''جو کچھ وہ کرتا ہے اس سے پوچھا نہیں جاسکتا۔ اور لوگ جو کچھ کرتے ہیں ان سے ان کے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔''

اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ذات جس نے مرد اور عورت دونوں کو پیدا کیا وہی بہتر جانتا ہے کہ کس منصب کے لئے کون اہل ہے' بظاہر یہ بات بھی سمجھ میں آتی ہے کہ نبی جو نازک ذمہ داری اور کٹھن فریضہ لے کر آتا ہے اس میں مشکلات رکاوٹوں اور جسمانی اذیتوں کے راستے سے بہر حال گزرنا پڑتا ہے اور عورت فطری طور پر ایسی ذمہ داریوں سے سبک دوش ہونے کے قابل نہیں ہوتی۔ یہ تو ممکن ہے کہ بعض عورتیں بعض مردوں سے زیادہ طاقتور اور دلیر ہوں لیکن ایسی چند مثالیں ہی ہوتی ہیں۔ اکثر و بیشتر عورتیں مشکل صبر آزما کام کے قابل نہیں ہوتیں اور پھر قدرتی طور پر اسے لاحق بعض جسمانی عوارض بھی نبوت جیسے عظیم بوجھ کو اٹھانے میں رکاوٹ بن سکتے ہیں جیسے حیض' نفاس اور حمل کا عرصہ یا بچے کو دودھ پلانے کی مدت ان عوارض کے دوران تو عورت معمول کے کام کرنے کے قابل بھی نہیں رہتی کجا نبوت جیسی بھاری ذمہ داری کو اٹھا کر قوم کے سامنے آنا۔ اسی طرح رسولوں کو اپنے مخالفین کی جانب سے بعض اوقات انتہائی ذلیل قسم کے ہتھکنڈوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اگر عورت نبی ہوتی تو اس کے لئے کردار و پاک دامنی کے تحفظ کے لئے انتہائی نازک صورت حال کا سامنا کرنا پڑتا جب کہ مرد سے اس طرح کا کوئی جبر ممکن ہی نہیں۔ لہٰذا عقلاً یہ منصب مرد ہی کے شایان شان ہے' عورت اسے اپنی فطری کمزوریوں کے باعث نہیں نبھا سکتی۔

جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ اس طرح ہمارے اس دعوے کا کیا بنے گا کہ اسلام نے مرد اور عورت کے درمیان صحیح مساوات قائم کی ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ اسلام میں مساوات کا یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ مرد اور عورت ہر میدان میں ہر لحاظ سے اور ہر کام کے لئے برابر ہیں کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں ہے۔

ہمارے بعض مغرب زدہ یا نام نہاد ترقی یافتہ سکالر یہ کہتے ہیں کہ عورت مرد ہر میدان میں مساوی ہیں۔ یہ محض ایک پر فریب نعرہ ہے حقیقت کی دنیا میں اس کا کسی جگہ بھی وجود نہیں ہے۔ بلکہ اسلام میں مساوات کا مفہوم یہ

ہے کہ خالق کائنات نے مردو عورت دونوں کے لئے جو حقوق متعین کئے ہیں ان کے حصول کے لئے دونوں برابر کے حق دار ہیں۔ عورت اپنے حقوق سے اس لئے محروم کردی جائے کہ وہ عورت ہے' یہ ظلم وزیادتی ہے اوراپنے اپنے دائرہ عمل میں کام کرنے کے دونوں کو مساوی حقوق حاصل ہیں۔ مساوات کا مطلب ہرگز نہیں کہ جو کام مرد کرے وہ عورت بھی کرے اور مرد کو اپنے میدان میں جو حقوق حاصل ہیں عورت اپنے دائرہ کار سے نکل کر ان میں برابری کی کوشش کرے اس طرح مرد کو بھی اپنے دائرہ عمل سے نکل کر عورت کے حقوق میں مداخلت کرنے کا اختیار نہیں۔

دوسری بات جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ جن لوگوں کے ہاں عورت کے مساوی حقوق اور اس کی آزادی کا سب سے زیادہ چرچا ہے اور جن کی نقل اور تقلید میں ہمارے ہاں بھی آزادی نسواں کا نعرہ لگایا جاتا ہے' وہ مساوات اور آزادی جو ہمارے یہ ماڈرن حضرات لیتے ہیں وہ توان کے ہاں بھی نہیں۔ امریکہ' برطانیہ' فرانس اور دوسرے صنعتی لحاظ سے ترقی یافتہ ملکوں کے مختلف شعبوں کا جائزہ لیجئے تو وہاں بے شمار ایسے شعبے ہیں جہاں عورت کے مساوی ہونے کا مسئلہ تو دور کی بات ہے عورت کا سرے سے کوئی دخل ہی نہیں۔

پارلیمنٹ میں عورتوں کی تعداد' کابینہ میں خواتین وزراء کا تناسب' بڑے بڑے سرکاری وسول اداروں کی سربراہی میں عورت کی نمائندگی نہ ہونے کے برابر ہے۔

اسی طرح بری' فضائی اور بحری فوج میں عورتوں کے تناسب کا مطالعہ کریجئے تو شاید بعض مراحل میں ان محکموں میں عورتوں کا وجود ہی نظر نہ آئے۔

اب اس کا سبب یہ نہیں کہ ان مغربی ملکوں نے عورت کے مساوی حقوق کو تسلیم نہیں کیا یا وہ عورت کو ہر شعبہ میں جانے کی اجازت نہیں دیتے یا اسے مذکورہ بالا محکموں اور شعبوں میں جانے کی اجازت نہیں۔۔۔ ہرگز نہیں۔۔۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ان مذکورہ ذمہ داریوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے عورت کو وہ صلاحیتیں ہی عطا نہیں کیں جو درکار ہوتی ہیں یا جو مرد کو عطا کی گئی ہیں۔ اس میں ناانصافی اور عدم مساوات کی کوئی بات نہیں۔ یہ تو عورت کے حق میں اس کی ذہنی وجسمانی ساخت کی وجہ سے بہتر و مناسب ہے اور حکمت الٰہی کا تقاضا بھی یہی ہے اور وہ ایسا حکیم ہے جو مرد اور عورت دونوں کو بنانے والا ہے۔ دونوں کے دائرہ کار کو اس سے بہتر اور کون متعین کرسکتا ہے وہ بہتر جانتا ہے کہ رسالت و نبوت کے منصب کا اہل کون ہے؟

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص111

محدث فتویٰ